# عند اللہ مسلمان وہ ہے جو اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر دے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍ستمبر ۱۹۷۵ء بمقام مسجد فضل لندن)

(خلاصہ خطبہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ البقرہ کی حسب ذیل دو آیات کی تلاوت کی:-

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(البقرۃ: ۱۱۲، ۱۱۳)

(ترجمہ) اور وہ (یعنی یہودی اور مسیحی) کہتے ہیں کہ جنت میں سوائے ان کے جو یہودی ہوں یا مسیحی ہوں ہرگز کوئی داخل نہیں ہوگا۔ یہ محض ان کی آرزوئیں ہیں۔ تو انہیں کہہ دے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔ بھلا کیوں داخل نہ ہوں گے۔ جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے اور وہ نیک کام کرنے والا بھی ہو تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے بدلہ مقرر ہے اور ایسے لوگوں کو نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

پھر حضور انور نے فرمایا:-

سورۃ بقرۃ کی ان دو آیات میں جو مضمون بیان ہوا ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگ یا بعض

فرقے یہ سمجھتے ہیں کہ جنت کے دروازوں کی چابی ان کے پاس ہے اس لئے وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ ان سے تعلق رکھنے والے ہیں صرف وہی اس تعلق کی بنا پر جنت کے مستحق ہیں اور تمام وہ لوگ جو ان سے تعلق نہیں رکھتے محض ان سے تعلق نہ رکھنے کی بنا پر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کے پاس اس دعوے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ یہ لوگ محض خوش فہمی میں مبتلا ہیں حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ جو خلوصِ نیت کے ساتھ اپنا سارا وجود خدا کے سپرد کر دے یعنی اسی کا ہو رہے اور جو احکام خدا نے دیئے ہیں انہیں پورے اخلاص اور تعہّد کے ساتھ بجالائے اور اس طرح نیک اعمال بجالانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے وہ جنت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ ان آیات سے صاف عیاں ہے کہ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے آپ کو جنت کا مستحق قرار دے۔ یہ فیصلہ تو خدا نے کرنا ہے کہ کون بَلٰیۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ کا مصداق ہونے کے باعث جنت کا مستحق ہے اور کون خدا تعالیٰ کا نافرمان ہونے کے باعث جہنم کا حقدار ہے۔ محض نام کی بنا پر کوئی شخص بھی جنت کا مستحق نہیں ٹھہر سکتا۔ خدا تعالیٰ تو صرف اُس کو ہی جنت کا مستحق قرار دے گا جو اس کے احکام پر چلنے والا ہوگا۔

اس وضاحت کے بعد حضور نے سورۃ بقرۃ کی ان دو آیات کی اس نہایت ہی پُر معارف تفسیر کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکہ آراء تصنیف ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں رقم فرمائی ہے اور جس کا لب لباب یہ ہے کہ ان آیات کی رُو سے عنداللہ مسلمان وہ ہے جو اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دے یعنی اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ لہٰذا حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی مع اس کے تمام جذبات کے یک دفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد بوجہ محسن للہ ہونے کے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعتِ خالق اور ہمدردیٔ مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو۔

اس کے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رقم فرمودہ تفسیر کے وہ حصے پڑھ کر سنائے جو اس وضاحت پر مشتمل ہیں کہ اعتقادی اور عملی طور پر اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے سے کیا مراد ہے نیز یہ کہ طاعتِ خالق اور ہمدردیٔ مخلوق کا مطلب کیا ہے اور پھر یہ کہ نفس پر موت وارد کرنے کے بعد محسن لِلّٰہ ہونے کے نتیجہ میں انسان جس نئی زندگی سے ہمکنار ہوتا ہے اس کی نوعیت اور کیفیت کیا ہوتی ہے۔ یہ حقائق و معارف سے لبریز اقتباسات سنانے کے بعد حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کی ان دو آیات میں یہ بتایا ہے کہ یہود اور نصاریٰ کا اپنی اپنی جگہ یہ کہنا کہ بجز یہودیوں کے اور کوئی جنت میں نہیں جائے گا یا بجز نصاریٰ کے جنت میں جانے کا اور کوئی مستحق قرار نہیں پائے گا ایک ایسا دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اس حقیقی مسلمان کو جنت میں جانے کا حقدار قرار دے گا جو اپنے وجود کو اعتقادی اور عملی طور پر خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دکھائے اور جو اس درجہ محسن لِلّٰہ ہو کہ بجز طاعتِ خالق اور ہمدردیٔ مخلوق کے اس میں اور کچھ باقی نہ رہے اس کے جنت کا مستحق ہونے کی دلیل یہ ہے کہ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کی رو سے خدا تعالیٰ ایسے حقیقی اور کامل فرمانبردار مومن کو اسی دنیا میں جنت عطا کر دیتا ہے۔ وہ جس حال میں بھی ہو دمِ نقد بہشت میں ہوتا ہے۔ پھر وہ اگلے جہان میں بھی اسے جنت عطا کرے گا۔ سو گویا وہ ایک جنت سے نکل کر دوسری جنت میں داخل ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا سورۃ بقرۃ کی ان آیات کی رُو سے کسی کے جنت کا مستحق ہونے کا فیصلہ خدا نے کرنا ہے۔ انسانوں کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ خود اپنے یا کسی اور کے جنت میں جانے یا نہ جانے کا فیصلہ کریں۔ جو یہ فیصلہ کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ اصل چیز تو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف رکھنا ہے جس نے اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے اور محسن لِلّٰہ ہو کر اسی دنیا میں جنت حاصل نہیں کی وہ محض رسمی تعلق کی بنا پر اگلے جہان میں جنت میں کیسے چلا جائے گا جائے گا وہی جو بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ کا مصداق ہوگا اور کون اس کا مصداق ہے اور کون نہیں ہے یہ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اس کا فیصلہ اس نے ہی کرنا ہے یہ فیصلہ کرنے کا اختیار بجز اس کے اور کسی کو حاصل نہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے ایک

سیدھا راستہ دکھا دیا ہے، وہی راستہ جو اسلام کا راستہ ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس پر چل کر اپنے آپ کو ایسا بنائیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مومن اور جنت کے مستحق قرار پاتے چلے جائیں۔ پس ہم اس امر کی پرواہ کئے بغیر کہ دائیں طرف سے آوازیں آرہی ہیں یا بائیں طرف سے آوازیں آرہی ہیں اس راس راستہ پر چلتے چلے جائیں گے۔

آخر میں حضور نے یہ امر ذہن نشین کرانے کے لئے کہ محض نام کے اعتبار سے مومن یا احمدی کہلانا کچھ کام نہ آئے گا احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا پس یہ دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس گروہ میں شامل کرے اور ہمیشہ شامل رکھے جو بَلٰی ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ کا مصداق ہے اور اس طرح ہم اس کی نگاہ میں اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی جنت کے مستحق ٹھہریں۔

حضور کا یہ پر معارف خطبہ نصف گھنٹہ سے کچھ زائد وقت تک جاری رہا جس کے بعد حضور انور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس دفعہ بھی احباب لندن کے مختلف علاقوں سے ہی نہیں بلکہ انگلستان کے دور دراز مقامات سے بھی آئے ہوئے تھے اور نہ صرف مسجد نمازیوں سے پُر تھی بلکہ بہت سے احباب کو مسجد سے ملحق محمود ہال میں نماز ادا کرنا پڑی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۶ ؍اکتوبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۱، ۵)